روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ اتوار ۲۲ شعبان ۱۴۱۱ھ ، ۱۰ امان ۱۳۷۰ ہش ، ۱۰ مارچ ۱۹۹۱ء نمبر ۵۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں سے انتقام لینے کی خواہش

"وہ ایک پس منظر اس موجودہ لڑائی کا ، یا اسرائیل کے قیام کا ایسا تاریخی پس منظر ہے جس کا تعلق مسلمانوں اور عیسائیوں کی تاریخی جنگوں سے ہے - آپ کو یاد ہوگا کہ صلیبی جنگیں جو ۱۰۹۵ء کے لگ بھگ شروع ہوئیں اور ۱۱۹۰ء یا ۱۱۹۱ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے فلسطین پر قبضہ کیا ہے ۔۔۔۔۔۔ جس طرح بار بار ان یورپین طاقتوں کو زک پہنچی ہے اس کی وجہ سے یہ لوگ مجبور ہوئے کہ اسلام کو اپنے لئے خطرہ سمجھیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے - اُس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا ، مگر وہ ہَوا و ہَوس کا بندہ بن کر رہا - اور شریروں اور دشمنانِ خدا اور رسول سے موافقت کرتا رہا - گویا اس نے اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ سے قطعِ تعلق کر لیا ہے - یہ ایک عادۃُ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے ، اُس کی مخالف جانب سے وہ دُور ہوتا جاتا ہے - وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر ہَوا و ہَوسِ نفسانی کا بندہ ہوتا ہے ، تو خدا اس سے دُور ہوتا جاتا ہے اور جُوں جُوں اِدھر تعلقات بڑھتے ہیں اُدھر کم ہوتے ہیں - یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہیست - پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے - تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اُس سے بیزار ہے اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جُھکتا ہے ، تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے - محبّت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس سے محبّت کرتا ہے - وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبّوں پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا اُن کے ساتھ ہے - یہاں تک کہ اُن کے کلام میں ، اُن کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ اُن کے کپڑوں اور اُن کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۹۰ - ۹۱)

یوم حضرت بانی سلسلہ

تمام جماعتوں کے عہدیدار اور مربّیان اپنے اپنے ہاں مورخہ ۲۳ مارچ بروز ہفتہ یوم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پروگرام کو کامیاب بنا کر اس کی رپورٹ ارسالِ مرکز کریں - حسب حالات اس دن سے آگے پیچھے بھی اپنا پروگرام کر سکتے ہیں - خدا آپ کے ساتھ ہو -

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان برائے حفّاظ کرام

جو حفّاظ کرام نظارت اصلاح وارشاد کے تحت نماز تراویح پڑھانے کے لئے جماعتوں میں جانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد اپنے نام و کوائف و پتہ نظارت کو بھجوا دیں -

ناظر اصلاح وارشاد

درخواست دعا

مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بھائی محمد صادق صاحب کی بیوہ کنیز فاطمہ صاحبہ کا گیارہ مارچ کو جرمنی میں بائی پاس اپریشن ہو رہا ہے - احباب سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے - اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت عطا فرما دے - اپریشن صحت پر منتج ہو -

الفضل کی پرانی فائلوں کی ضرورت

دفتر روزنامہ الفضل کو اپنے دفتری ریکارڈ کے لئے الفضل کی پرانی فائلوں خصوصاً ۱۹۱۳ء تا ۱۹۵۰ء کے عرصے کی فائلوں کی ضرورت ہے - جن احباب کے پاس ہوں وہ الفضل سے رابطہ قائم کریں -

مینیجر الفضل

اگر تم خدا کے ہو گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ دعا کو اپنی عادت بنائے اور ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ ۔۔۔۔۔۔ خدا سے کہے - اے خدا دنیا کے دل تجھ سے دُور ہو گئے - تجھے بھلا دیا انہوں نے - تیری معرفت حاصل نہیں اُنہیں - تجھے جانتے نہیں - تیری نہ صفات کو جانتے ہیں ، نہ تیری ذات کو جانتے ہیں مگر ان دلوں میں تبدیلی تو ہی پیدا کر سکتا ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کا دل (تمثیلی زبان میں تاکہ ہمیں سمجھ آ جائے) خدا تعالیٰ کی انگلیوں میں اس طرح ہے - انگلیوں کو ذرا حرکت دیں تو اس کا زاویہ بدل جائے گا - زاویہ بدلنے کی دیر ہے نا - وہی جو دشمن ہے وہ دوست بن جاتا ہے - وہ جو قاتل بن کے گھر سے نکلا تھا (حضرت عمرؓ قاتل بن کے گھر سے نکلے تھے ارادہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آج قتل کر دینا ہے ختم ہو قصّہ) وہ خلیفہ بن کر کسریٰ اور قیصر کی حکومتوں کو شکست دینے والا بن گیا - اتنا انقلاب آیا اس شخص میں - اور کتنا اس کی قربانی کو اس کے پیار اور فدائیت کو اور اس انقلاب عظیم کو خدا نے قبول کیا - یہ میں ایک ہی آدمی کی زندگی کے دو ایک واقعات بتا رہا ہوں کہ گھر سے نکلے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی نیّت سے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ دل بدل گیا اور اتنا بدلا کہ خدا کو اتنا پیارا ہو گیا وہ دل کہ ان کی خلافت میں کسریٰ کی حکومت مٹا دی گئی - قیصر کی حکومت مٹا دی گئی - دنیا کی دو بڑی طاقتیں تھیں یہ - ان کے مقابلہ میں عرب کے بدوؤں اور ان کی طاقت کا جو تناسب تھا وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا - اسی شخص کی خلافت کے زمانہ میں انہوں نے (ان دو بڑی طاقتوں نے) شکست کھائی اور وہ مٹا دی گئیں -

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰- امان ۱۳۷۰ ہش ۱۰ - مارچ ۱۹۹۱ء

نیکی اور بدی کا تعیّن

نیکی اور گناہ کا تصوّر تو ہر شخص میں پایا جاتا ہے ۔ چاہے کوئی شخص اچھا ہو یا بُرا ہو یا یُوں کہہ لیجے کہ چاہے کوئی شخص نیکیاں کرتا ہو یا گناہوں میں ملوّث ہو لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ کچھ کام نیکی کے ہیں اور کچھ کام برائی کے ۔ جو شخص صرف بُرائیوں میں ملوّث ہے اس سے اگر پوچھا جائے کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے تو وہ کسی نہ کسی واقعہ کی طرف اشارہ کر کے کہے گا کہ مَیں کیا کروں ۔ پس اس موڑ پر آکر زندگی بدل گئی ۔ ایسے شخص کا بھی دراصل نیکیاں کرنے ہی کو جی چاہتا ہے لیکن وہ حالات اور دل کے ہاتھوں مجبور ہو چکا ہوتا ہے ۔

لیکن نیکی اور گناہ کے تصوّر کے باوجود بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو ان کے نتائج سے یا تو آگاہ نہیں یا ان کے نتائج پر انہیں یقین نہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ نیکی چونکہ اچھی بات ہے اس لئے ہم نیکی کرتے ہیں ۔ یا یہ کہ گناہ کے بُرا ہونے کی وجہ سے اسے ترک کرتے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت پر ایمان نہیں ہے ۔ وہ یہ نہیں جانتے ـــ یا یہ نہیں مانتے ـــ کہ قیامت کا بھی کوئی دن ہے جب نیکی کی جزا اور بَدی کی سزا ملے گی ۔ جو لوگ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ایک روز انہیں خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے ہر عمل کے لئے جوابدہ ہونا ہے ۔ وہ نیکی کرتے ہیں تو ایک جذبے کے ساتھ اور گناہ کو ترک کرتے ہیں تو ایک جذبہ کے ساتھ ۔ اور یہی جذبہ انہیں نیکی میں آگے سے آگے جانے کی ترغیب دیتا ہے اور گناہ سے بچاتا ہے ۔

اور اگر ذرا اور گہری نظر سے دیکھا جائے تو نیکی کا تعیّن ہی اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو بات خدا کو پسند ہے وہ نیکی ہے ۔ اور جو بات اسے ناپسند ہے وہ بَدی ہے ۔ اگر اس زاویئے سے دیکھا جائے تو انسان کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی عدم رضا سے منسلک ہو جاتا ہے ۔ نیکی اس کی رضا ہے اور بَدی عدم رضا ۔ اور جب انسان یہ سوچتا ہے کہ اس کی رضا حاصل کرنا ہی مقصود حیات ہے تو اس کے دل میں نیکیوں کا ایک سوتا پھُوٹنے لگتا ہے اور بدی سے وہ اس طرح بیزار ہو جاتا ہے جس طرح وہ سب سے زیادہ ہلاک کرنے والی شے ہو ۔

پس اس حقیقت پر نظر رہنا چاہیئے کہ ایک روز خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور ہمارے اعمال کا جائزہ لیا جائے گا ۔ یہ جزا اور سزا کا دن ہے ۔ یہی یقین ہمیں راہ راست پر رکھنے کا ضامن ہے ۔

مسلمانوں کو سازش کر کے مارو
یہ بُش کی آرزو کی ابتدا ہے
خدا جانے کہاں تک جائے گا وہ
عرب پر تو تسلّط ہو گیا ہے

ابو الاقبال

یومِ ولادتِ سرورِ کائنات ﷺ

آج انسان کی قسمت کا ستارہ چمکا
حُسن و اخلاق و محبّت کا ستارہ چمکا

جلوہ افروز ہوئے نازشِ بزمِ کونین
کرۂ ارض کی عظمت کا ستارہ چمکا

موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو تھیں جس کی بشارات ملیں
آج وہ رشد و ہدایت کا ستارہ چمکا

ساقیٔ کوثر و تسنیم زمیں پر آئے
تشنہ کامانِ محبّت کا ستارہ چمکا

نُور سے جس کے ہوئی تیرگی یکسر کافور
اُس براہیمی امامت کا ستارہ چمکا

زینتِ بزم ہوئے ختمِ رُسُل سرورِ دیں
چرخِ بطحا پر رسالت کا ستارہ چمکا

بُت کدے گر کے سبھی ہو گئے پیوندِ زمیں
ایک خالق کی عبادت کا ستارہ چمکا

ختم ہے جس پہ دو عالم میں رسالت کا مقام
اس کے انوارِ رسالت کا ستارہ چمکا

تالیے سب شرک و جہالت کی فضا کے ڈوبے
جب محمّد ﷺ کی نبوّت کا ستارہ چمکا

الغرض کتنی یہ خوش بختی ہے اپنی صدّیقؔ
آج کے دن تھا شریعت کا ستارہ چمکا

محمد صدیق امرتسری

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :
"میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ——— نون سین

جنگ کے نقصانات

عراقی نائب وزیر اعظم سعدون حمادی نے ایرانی عمائدین سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ جنگ کے پہلے ۲۶ دنوں میں ۲۰ ہزار ہلاک ہوئے ہیں اور ۶۰ ہزار زخمی۔ یہ بات جمہوری اسلامی روزنامے نے شائع کی ہے باور کیا جاتا ہے کہ یہ تعداد صرف عراقیوں کی ہی بتائی گئی ہے حمادی نے یہ بات ایران کے وزیر خارجہ علی محمد بشارتی کو بتائی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس جنگ سے ۲۰۰ ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

عراقی ریپبلکن گارڈ کے جرنیل ایاز خلیفہ نے گذشتہ روز بتایا کہ باوجود اتحادیوں کی شدید بمباری کے عراق کا نسبتاً بہت کم نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس شدت کے ساتھ بمباری کی گئی ہے اس کا اگر نقصان سے موازنہ کیا جائے تو یہ بات ہنسی دینے والی ہے۔ یہ نقصانات کچھ زیادہ نہیں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو دوسری طرف دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ باتیں جنگ میں کہی جایا کرتی ہیں۔

ریپبلکن گارڈ نے ان کے بیان کے مطابق ہر قسم کے حفاظتی اقدامات کر رکھے ہیں۔ اور اسی طرح سے دشمن سے مقابلے کے لئے بھی وہ ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔ ان کے خیال میں امریکی اتحادیوں کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے ہوائی جہازوں کے کپتان پر خوف غالب ہے۔ ان کی پوری طرح تربیت نہیں کی گئی اور انہیں جنگ کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ ان کے افسران نے جنگ کی سکیم بھی کچھ بہت زیادہ سمجھ بوجھ سے نہیں بنائی۔ اتحادی بمباروں نے ریپبلکن گارڈ کے ایک لاکھ پچاس ہزار افراد پر بار بار حملے کئے ہیں لیکن اس کے باوجود انہیں بہتر نتائج حاصل نہیں ہو سکے۔ عراق کی ساری فوج کے مقابلے میں ریپبلکن گارڈ کے متعلق امریکی بھی کہتے ہیں کہ یہ زیادہ تربیت یافتہ ہیں ان کو عراق کویت سرحد پر رکھا گیا ہے تاکہ زمینی جنگ شروع ہوتے ہی وہاں کوئی خلا پیدا نہ ہو۔ جنرل ایاز خلیفہ نے بتایا ہے کہ ان کی فوجوں کے پاس نہایت اعلیٰ اور جدید قسم کے ہتھیار موجود ہیں۔ اور وہ مقدس مقامات کی پوری طرح حفاظت کرنے کے قابل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کفار کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیں گے ان کے ٹینک اور ساز و سامان کو صحرا میں بھون کر رکھ دیا جائے گا۔ کیونکہ صحرائی جنگ میں ہمیں خاصی مشق حاصل ہے ہم ایک عرصے تک یہ جنگ لڑتے رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صدر صدام حسین نے ان ایک لاکھ پچاس ہزار ریپبلکن گارڈ پر اربوں ڈالر خرچ کئے ہیں۔ اور اسے ایک نہایت پُر اعتماد فوج کا حصہ بنا دیا ہے۔

ذرائع ابلاغ

خلیج میں ۳۸ دن کی فضائی جنگ کے بعد جب جنگِ عظیم دوئم کے بعد سے اب تک سب سے بڑا زمینی فوجی حملہ شروع کیا گیا تو امریکہ نے ہر قسم کی جنگی اطلاع دینے پر پابندی لگا دی۔ سیکرٹری دفاع ڈک چینی نے کہا اب تک فوجی آپریشن کے متعلق ہر بات بتا دی جاتی رہی ہے لیکن اب سے ہمیں انتہائی طور پر محتاط ہو جانا چاہیئے کہ ہم جنگ کے متعلق کیا کچھ کہتے ہیں۔ پہلے روزانہ اطلاعات فراہم کی جاتی تھیں اور اب یہ سلسلہ منقطع کیا جاتا ہے۔ ڈک چینی نے زمینی جنگ کے آغاز کے متعلق بتایا کہ یہ فیصلہ بہت پہلے ہو چکا تھا کہ زمینی جنگ کا آغاز کب کیا جائے گا۔ یہ بھی طے پا چکا تھا کہ کوشش کی جائے گی کہ اس انتہائی شدید جنگ میں اتحادیوں کا نقصان کم سے کم ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات نہایت ضروری تھی کہ دشمن پر یہ بات ظاہر نہ ہونے دی جائے کہ جنگ کے میدان میں کیا ہو رہا ہے۔ یہ نہایت اہم بات تھی کہ عراق کو ہمارے متعلق کچھ بھی پتہ نہ چلے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری اطلاعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے اتحادی فوجیوں کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ چینی نے بہر کیف ان رپورٹوں کی تصدیق کی کہ تمام اتحادیوں کو اس بات کا علم تھا کہ زمینی حملہ ہفتے کے دن دوپہر کے وقت کیا جائے گا۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اگر موسم مناسب حال نہ ہوتا تو اس تاریخ کو حملہ منسوخ کر دیا جاتا یا معطل کر کے کوئی اور تاریخ مقرر کر دی جاتی۔ لیکن یہ بھی اس صورت میں ممکن تھا کہ عراق صدر بُش کے الٹی میٹم کو قبول کر لیتا اور اپنی فوجیں کویت سے نکالنی شروع کر دیتا۔ حملے کے سلسلے میں چینی نے کہا کہ یہ بات شائد بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں کہ ہم نے اس حملے میں خاصے تھوڑے فوجی استعمال کئے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کو پہلے ہی اس بات کا شکوہ ہے کہ ہر صحافی کو آزادی کے ساتھ معلومات حاصل کرنے اور اپنے منبع کو دیکھنے کا موقع نہیں مل رہا۔ کیونکہ پول کے ذریعے خبریں ملتی ہیں اور وہ بھی سنسر ہو جانے کے بعد۔ اب جبکہ اس بات کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ جنگ کی اطلاعات فراہم نہیں کی جائیں گی۔ تو یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ ذرائع ابلاغ اور فوج کے تعلقات اچھے نہیں رہ سکتے۔ اس وقت مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ایک ہزار کے قریب صحافی سعودی عرب میں موجود ہیں۔ فوج کا یہ کہنا ہے کہ وہ اس بات کا انتظام کریں گے کہ جنگ کے فرنٹ پر صرف پول کے ذریعے پہنچا جائے جہاں سے بعض اوقات ملٹری کمانڈر اپنی مرضی کے مطابق خبریں دیتے ہیں۔ پینٹاگان نے اس سلسلے میں اپنے دفاع میں کہا ہے کہ صحافیوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اگر انہیں آزادی سے ہر جگہ جانے دیا جائے۔ اور یہ بات ان کی اپنی مرضی پر چھوڑ دی جائے کہ وہ کہاں سے کسی قسم کی خبریں جمع کرتے ہیں تو ایک تو فوج کی کارکردگی متأثر ہو گی اور دوسرے عراق بھی اس سے خاصا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ صحافیوں نے یہ شکایت بھی کی ہے کہ جو فوجی پول کے نمائندوں کو محاذ پر لے کے جاتے ہیں وہ صحافیوں کی تیار کردہ خبروں کو سنسر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس طرح پراپیگنڈے کو روکنا ہمارا فرض ہے اور حفاظتی تدابیر میں بھی کوئی مشکل نہیں پیدا ہونی چاہئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم جو کچھ اخبارات میں پڑھتے ہیں یا ریڈیو پر سنتے اور ٹی وی پر دیکھتے ہیں وہ سب کچھ یکطرفہ ہے۔ جب تک اس جنگ کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آجاتا اس وقت تک یہ کہنا بے معنی ہے کہ کون آگے بڑھ رہا ہے اور کس نے دوسرے کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔ (جنگ ختم ہونے سے پہلے لکھا گیا)

عراق کا اعتماد

گذشتہ دنوں امریکی کمانڈر جنرل نارمن شازکوف نے لاس اینجلس ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ عراق کی فوج کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بہت ہی نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ اب یہ فوج ختم ہونے والی ہے۔ اس کے جواب میں عراق کے انفرمیشن منسٹر لطیف جسیم نے کہا کہ جنرل نارمن اپنی فوجوں کے حوصلے بلند رکھنے کے لئے ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ ہم ان سے صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ میدان جنگ میں آکر اپنی قسمت آزما لیں۔ اس سے پہلے بھی صدر صدام کی طرف سے کئی دفعہ کہا جا چکا ہے کہ جب زمینی جنگ شروع ہو گی تو امریکیوں کے فوج کے سپاہی بہت بڑی تعداد میں مارے جائیں گے بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب ۵۰ ہزار تابوت واپس امریکہ پہنچیں گے تو بش کو ہوش آجائے گی اور وہ سمجھ لیں گے کہ یہ جنگ انہیں کتنی مہنگی پڑ رہی ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی صورت میں کہی اور سنی جا رہی ہیں جبکہ امریکیوں نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ بغداد پر اتنے زیادہ حملے کئے ہیں کہ بغداد کا ایک خاصا حصہ بالکل تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ گھر سڑکیں اور پل ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں اور جیسا کہ گذشتہ دنوں عراق کے نائب وزیر اعظم نے کہا تھا۔ بیس ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں اور ۶۰ ہزار افراد زخمی اور سب جانتے ہیں کہ عراق جیسے ملک کے لئے یہ تعداد خاصی زیادہ ہے۔ اس کے باوجود عراق پر اعتماد ہے کہ اگر زمینی جنگ ہوئی تو عراقیوں سے بہت زیادہ امریکی مارے جائیں گے (اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانیت پر رحم فرمائے)

للّٰہی وقف

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کرتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون ایڈووکیٹ سرگودہا

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

روزنامہ الفضل کی ۳۰ ستمبر ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں محترم مولانا محمد منور صاحب کا ایک مضمون بہ عنوان "دو احمدی دکاندار" شائع ہوا جس میں غلام رسول صاحب افغان شیر فروش قادیان اور جناب مولانا خورشید احمد صاحب مالک خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تجارت اور بیع وشری کے سلسلہ میں دیانتداری کی مثالیں بیان کیں۔

تجارت، کاروبار اور ملازمتوں میں اللہ کے فضل سے ہمارے بھائیوں اور بزرگوں نے بڑی ایمان افروز اور روح پرور روشن روایات قائم کی ہیں۔ اگر ان کا یکجائی طور پر ریکارڈ تیار کر لیا جائے تو آنیوالی نسلوں کے لئے نہایت نیک نمونہ اور مشعل راہ ثابت ہوں گی۔

مجھے ایک غیر از جماعت دوست مکرم سید حسن رضا صاحب گردیزی کے ایسے ہی دو بیان کردہ واقعات یاد آتے ہیں جناب گردیزی صاحب چنیوٹ میں تحصیلدار تھے۔ بڑے علم دوست، شاعر اور ادیب۔ سرکاری فرائض سے فارغ ہو کر بس میں بیٹھ کر ربوہ پہنچ جاتے۔ وہاں پر حضرت سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری سے اپنے اشعار کی اصلاح لیتے۔ علم وادب کی محفل جمتی۔ اس سے مستفید اور محظوظ ہوتے۔

پھر سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے گھر تشریف لے جاتے۔ حضور صاحب کے ماموں کے ساتھ گردیزی صاحب کے دوستانہ تعلقات تھے۔ اس نسبت سے حضور سے بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے۔ محترم گردیزی صاحب پہلے تحصیل بھلوال میں بھی تحصیلدار رہ چکے تھے اور میرے واقف تھے اس لئے جب سرگودہا تشریف آوری ہوتی مجھے شرف ملاقات بخشتے۔ میں بھی جب ملتان جاتا انہیں ضرور ملتا۔ کچھ عرصہ قبل میرا جب ملتان جانا ہوا تو اپنے ایک سول جج دوست کے ساتھ محترم گردیزی صاحب کی ملاقات کی غرض سے ان کے مکان پر حاضر ہوا۔ وہاں بھی ایک مجلس اپنے عروج پر تھی گویا دربار عام تھا۔ حاضرین مجلس سے میرا تعارف کرایا اور پھر ربوہ کا ذکر شروع کر دیا۔ اوّل تو اپنے اکلوتے بیٹے حیدر عباس صاحب کا ذکر چھیڑا کہ وہ سکول سے بھاگ کھڑا ہوا تھا، تعلیم سے یکسر لا پرواہ۔ گردیزی صاحب قدرتی طور پر سخت پریشان تھے کہ بقول گردیزی صاحب فرشتے کی شکل میں ایک انسان ظاہر ہوا اس نے سید حیدر عباس کو تعلیم کی راہ پر چلانے کی حامی بھری۔

پہلے تو گردیزی صاحب کو یقین ہی نہ آیا کہ وہ کیونکر ایسی معجز نما تبدیلی لا سکتے ہیں لیکن پھر اسے اتالیق بنانے پر رضامند ہو گئے وہ اتالیق تھے مولانا محمد اشرف صاحب (داماد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلال پوری) گردیزی صاحب نے مشاہدہ کیا کہ دن کے وقت وہ اُن کے بیٹے کو تعلیم دیتے رات کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرعانہ دعائیں کرتے چنانچہ اللہ مجیب الدعوات نے مولوی صاحب موصوف کی دعائیں قبول فرمائیں۔ اور حیدر عباس بڑے اچھے نمبروں پر میٹرک میں کامیاب ہوا اور پھر کالج میں بھی کامیابی سے تعلیم مکمل کی۔

دوسرا واقعہ اسی مجلس میں محترم گردیزی صاحب نے سنایا۔ فرمایا کہ میں اکثر چنیوٹ سے ربوہ اپنی علمی اور ادبی تشنگی کی تسکین کے لئے آیا کرتا تھا۔ حضرت سید حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے علم وفضل کے کئی واقعات حاضرین کو سنائے پھر فرمایا کہ کام ودہن کی آزمائش کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے در دولت پر حاضر ہوتا وہاں حضور ہمیشہ ہی مشروبات وماکولات سے تواضع فرماتے۔ ایک روز اڈا لاریاں ربوہ سے بس سے اُتر کر تانگہ لیا کوچوان کو پہلے صاحبزادہ صاحب موصوف کی کوٹھی پر چلنے کو کہا۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ آپ موصوف شہر سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ تانگہ رُکا کھڑا تھا اُسی پر سوار ہو کر میں حضرت حافظ صاحب کی قیام گاہ پر پہنچ کر تانگے سے اُترا اور کوچوان کو تین روپے پیش کئے کوچوان نے ایک روپیہ رکھ لیا۔ دو روپے واپس کر دیئے گردیزی صاحب حیران ہوئے کہ شاید کوچوان تین روپوں پر راضی نہیں ہوا۔ استفسار پر اُس نے بتایا کہ میری اُجرت ہی ایک روپیہ بنتی ہے میں زیادہ وصول نہیں کر سکتا۔ تحصیلدار صاحب نے بااصرار اُسے دو روپے مزید لینے کو کہا مگر اُس نے انکار کر دیا۔ تحصیلدار صاحب نے کہا بھائی اپنی مرضی سے دے رہا ہوں لے لیں۔ مگر اُس نے جواب میں کہا کہ نہ صاحب میں نے اپنا حق لے لیا ہے میرا رزّاق میرا خدا ہے وہی میری ضروریات کا کفیل ہے میں وہ در چھوڑ کے کسی مصنوعی رزّاق کا سہارا نہیں لیتا۔ یہ واقعہ مزے لے کر گردیزی صاحب نے حاضرین کو سنایا اور پھر بڑے جوش سے فرمانے لگے کہ تانگے والے، رکشہ والے یا ٹیکسی ڈرائیور جیسا رویہ رکھتے ہیں وہ آپ سب کو معلوم ہے۔ اب ربوہ کے اس تانگے والے کو میں "کافر" کہوں کیا اُس کا نمونہ دین حق کے صحیح پیروکار کا نہیں!

اگلے روز مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو میں بہاولپور سے واپسی پر گردیزی صاحب سے اُن کے مکان واقعہ محلہ شاہ گردیز پر ملنے کے لئے گیا۔ حسب دستور بڑے ہی تپاک سے ملے۔ میں نے بتایا کہ گذشتہ محرم کے مہینے میں آپ ایک مذاکرہ میں ٹیلیویژن پر تقریر کر رہے تھے آپ کی تقریر ہمیشہ دلچسپ اور مؤثر ہوتی ہے آپ کو چاک وچوبند دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی گردیزی صاحب نے ربوہ کی یادیں بیان کرنا شروع کیں اس میں سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی محبت وشفقت کا بطور خاص ذکر کیا علم وعمل کی ایک خوبصورت تصویر بقول گردیزی صاحب کے حضرت علامہ مولانا راجیکی صاحب کی صورت میں دیکھی۔ اردو عربی اور فارسی سب علوم کا بحرِ ذخار لیکن بے نفسی اور سادگی اور انکسار کا مجسمہ۔

پھر انہوں نے بتایا کہ میں اپنے علمی اشکال کو لے کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا موصوف کے علم وفضل اور محبت وشفقت کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا اور کئی واقعات اور مثالیں حضرت میاں صاحب کی مروّت کی بیان کیں۔ میں بھی ان سب بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہوا کرتا تھا۔

گردیزی صاحب جوں جوں گذرے ہوئے زمانے کے تجربے واقعات بیان کر رہے تھے میں ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے ابھی ابھی اُن کی محفل سے اٹھ کر آیا ہوں بڑی حسرت کے ساتھ کسی کا یہ شعر میرے ہونٹوں پر رقص کرنے لگا۔

وہ پھول سے لمحے بھاری ہیں اب یاد کے نازک شانوں پر
جو پیار سے تم نے سونپے تھے آغاز میں اک دیوانے کو

یہ ملاقات بڑی یادگار تھی گردیزی صاحب نے ساری میٹھی یادوں کو مضمون کی صورت لکھ کر مجھے بھجوانے اور الفضل میں شائع کروانے کا وعدہ کیا۔

اللہ تعالیٰ میرے اس شفیق دوست کو اس کی توفیق بخشے اور صحت والی دراز عمر عطا فرمائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

بڑا ہی خوشی ہوا حاجی سے مل کر
ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

جامعہ نصرت

جامعہ نصرت کے نتیجے پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے یکم جولائی ۱۹۵۵ء کو ہالینڈ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے فرمایا۔

اس وقت تم دنیا کے سب سے بڑے ملک امریکہ میں بھی یہ نہیں پاؤ گے کہ وہاں غرباء کو مفت تعلیم دی جاتی ہو جیسا کہ ہمارے ہاں دی جاتی ہے۔ ابھی مجھے ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ امسال یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج صرف ۲۲ فیصد نکلے۔ لیکن ہمارے ربوہ کی لڑکیوں کے کالج جامعہ نصرت کا نتیجہ ۶۳ فیصد رہا۔ اور ان پاس ہونے والی طالبات میں سے اکثر وہ ہیں جن کی فیس ہر ماہ میں خود ادا کرتا تھا وہ کالج کی فیس مہیا نہیں کر سکتی تھیں۔ لیکن ہم نے ان کے اخراجات کو برداشت کیا اور اس طرح عورتوں کی تعلیم کو ترقی دی۔ اس سے پہلے قادیان ایک وقت میں عورتوں کی تعلیم کا ایک بڑا مرکز تھا۔ وہاں پر کل تعلیم کا تناسب ۶۲ فیصدی تھا۔ لڑکوں کی تعلیم کا تناسب ۹۰ فیصدی تھا اور عورتوں کی تعلیم کا تناسب ۱۰۰ فیصدی تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی قوم پردے میں ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن ہماری طرف دیکھو کہ ہماری بچیوں کو جو عورتیں پڑھاتی ہیں وہ بھی پردہ کی پابند ہیں۔ خود میری اپنی بیوی کالج کی پرنسپل ہیں۔ وہ عربی میں ایم اے ہے اور وہ اس کام کا کچھ معاوضہ نہیں لیتی۔ لیکن وہ خود بھی پردہ کرتی ہیں اور لڑکیاں بھی پردہ میں رہتی ہیں۔ اگر ضرورت کے موقعہ پر کالج میں بعض مرد تعلیم کے لئے لگائے جاتے ہیں تو وہ بھی پردہ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھاتے ہیں۔ اور لڑکیاں بھی پردہ میں ہوتی ہیں۔ لیکن اسکے باوجود یونیورسٹی کے ۲۲ فیصدی نتائج کے مقابل میں ان کا نتیجہ ۶۳ فیصدی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی عورتیں پختہ ارادہ اور عزم کر لیں گی تو وہ علم حاصل کر لیں گی۔ اور دنیا کو دکھا دیں گی کہ پردہ میں رہ کر بھی ہر چیز حاصل کی جا سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشارت احمد

کشمیر کی جدوجہد آزادی

مسئلہ کشمیر ۱۹۴۷ء سے مسلسل اور لگاتار پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سب سے اہم اور مشکل معاملہ ہے۔ اس پر تین جنگیں ہو چکی ہیں۔ بے انداز فوج دو طرف کی ایک دوسرے کے مد مقابل مورچہ بند ہے۔ آئے دن فائرنگ سے غریب کشمیری زخمی اور شہید ہوتے رہتے ہیں۔ یو این او کی قرار دادیں استصواب رائے کے متعلق ردی کی ٹوکری کی نذر ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ کہتا ہے۔ ہم دبے دبے الفاظ میں حریت پسندوں کی اخلاقی مدد کا ذکر کرتے ہیں۔ چند ایک جوشیلے نوجوان خط متارکہ جنگ کو عبور کرنے کی کوشش میں شہید ہو جاتے ہیں۔ مقبوضہ کشمیری جونہی آزادی کی تحریک میں سرگرمی دکھانے لگتے ہیں ہندوستانی فوج کی آٹھ ڈویژن کی نفری اور لاتعداد پیرا ملٹری فورسز ایک قہر عظیم بن کر ان بیچارے کشمیریوں پر نازل ہوتی ہے۔ ہمارا پولیس اور ریڈیو، ٹی وی غیر ملکی ایجنسیوں کے حوالہ سے خبر نشر کر کے اپنا اخلاقی فرض ادا کرنے کے بعد چپ سادھ لیتے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ اس کے بغیر پاکستان نامکمل ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کرے کہ آج کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے تو ہماری سرحد سکڑ کر کم ہو جاتی ہے۔ ہماری بہت سی فوج ہمیں ہندوستان کے بالمقابل لانے کے لئے میسر آسکتی ہے۔ پھر ۱۹۴۷ء سے لے کر گذشتہ سال تک کشمیری مسلمان دبکا رہا، ہچکا رہا۔ اس سال کے آغاز سے یا گذشتہ سال کے آخیر سے دنیا کے باقی ملکوں کو دیکھ کر جاگ اٹھا ہے۔ اگر ہم نے اس کی بھرپور مدد نہ کی تو دو صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کشمیری بچارہ کچل دیا جائے گا۔ ہندوستانی فوج کا نعرہ ہے "کشمیر کو بچانے کے لئے کشمیریوں کو تباہ کر دو"۔ اگر خدانخواستہ یہ تحریک دب گئی تو پھر ایک مدت درکار ہو گی اسے پھر پنپنے کے لئے۔ ہندوستان اس کو اس طرح کچلنے کی کوشش کرے گا جیسے دانے کو چکی کے دو پاٹوں میں پیسا جاتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور کشمیری اپنے بل بوتے پر جیت گئے بغیر ہماری مادی اور ٹھوس مدد کے تو پھر وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے سے رہا۔ پھر کشمیر نہ صرف آزاد ہو گا بلکہ ایک خود مختار ریاست کی حیثیت اختیار کر لے گا اور اس صورت میں ہمارا موجودہ آزاد کشمیر بھی مشکل اور کشمکش میں مبتلا ہو جائے گا۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ گو صورت حال بڑی پیچیدہ ہے۔ حالات گھمبیر ہیں۔ ہندوستان ایٹم بم بنا چکا ہے۔ براس ٹیک مشق کر چکا ہے۔ سندھ کارڈ کھیلنے کا منتظر ہے۔ ہمارے اندرونی حالات اور مسائل فکر مندی کے مقام پر ہیں۔ حکومت نئی نئی اور پاؤں جما رہی ہے۔ امریکن ایڈ بند ہوتی نظر آتی ہے۔ امریکہ بادشاہ کی ہمارے ملک سے دلچسپی ختم ہو چکی ہے کیونکہ ایک تو مسئلہ افغانستان ختم ہوا تو اب اس کی ساری توجہ مسئلہ عراق پر مرکوز ہے۔ ہماری وزارت خارجہ کا قلمدان ایک سکہ بند بیورو کریٹ کے سپرد ایک مدت سے چلا آرہا ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی خواہ مارشل لائی حکومت ہو۔ عوامی دور ہو یا آئی جے آئی کا زمانہ آئے، ایک ہی ڈگر پر چل رہی ہے۔

ان گھمبیر حالات، نامساعد پوزیشن، خطرناک ماحول، اپنی کم مائیگی اور نازک موڑ پر ایک مقولہ یاد آرہا ہے جو غالباً فیلڈ مارشل لارڈ ویول کا ہے۔ یعنی اچھا کمانڈر وہ نہیں جو اچھے تاش کے پتوں سے اچھا کھیل کھیلے، بلکہ اچھا کمانڈر وہ جانا جائے گا جو خراب پتوں سے عمدہ اور اعلیٰ کھیل کھیل کر دکھائے۔ یہی بات سیاستدانوں پر صادق آتی ہے۔

قائدِ اعظم کے پاس کیا تھا۔ انگریز اور ہندو کی بھرپور مخالفت اور اپنی جیب میں چند کھوٹے سکے اور بفضل تعالیٰ پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی کمزوری، لاچاری، اندرونی نازک حالت اور بین الاقوامی پوزیشن کے باوجود اپنے دائمی اور مستقل ملکی مفاد کو سامنے رکھ کر ایک جامع پالیسی مرتب کریں۔ اگر ہم میں سے کسی کا خیال ہے کہ پراپیگنڈا، سفارتی مہم بازی اور غیر ملکی دوروں سے ہم ہندوستان کے خلاف اور اپنے حق میں بین الاقوامی رائے عامہ کو کر سکیں گے تو یہ ہماری بھول ہے۔ ترکی کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ قبرصی مسلمان آبادی کو آزادی دلانے کے لئے ترک قوم نے نیٹو کا رکن ہونے کے باوجود یورپ اور امریکہ کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قبرص پر حملہ کر دیا۔ اور مسلمان آبادی کو ان کا علاقہ آزاد کروا کر دے دیا۔ امریکہ ناراض ہوا۔ بائیکاٹ کیا، ایڈ بند کی، مگر کب تک، پھر سارے تعلقات بحال ہو گئے۔ مگر ترکی نے قبرص کے مسلمانوں کو آزادی جیسی نعمت سے ہمکنار کر دیا۔

(جنگ ۱۵، فروری ۱۹۹۱ء)

ڈاکٹر عطاء الرحمان

انسان کا دِل

موجودہ سائنس انسانی دل کو ایک پمپنگ سٹیشن "PUMPING STATION" سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ اگرچہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ یہ ایک ضروری عضو ہے "VITAL ORGAN" اور اس کا کام جسم کے تمام حصوں کو تازہ خون پہنچاتا ہے اور گندہ خون واپس لے کر پھیپھڑوں میں روانہ کرتا ہے اور وہاں سے صاف شدہ خون واپس لے کر تمام جسم کو سپلائی کرتا ہے یہ بذاتِ خود بھی بڑا اہم کام ہے اور دل کی حرکت بند ہونے سے جسم کے تمام اعضاء زود یا بدیر مرجاتے ہیں۔ دل عام طور پر ایک منٹ میں ۷۲ مرتبہ دھڑکتا ہے اور تقریباً ۳ء۵ لٹر خون فی منٹ جسم کے مختلف حصوں کو روانہ کرتا ہے۔ دل سکڑنے کے لئے "ENERGY" بعض "CHEMICAL COMPOUNDS" کے ٹوٹنے سے مہیا ہوتی ہے جس کا پیمانہ 1 KG-M FOR EACH CUBIC CENTIMETER OF OXYGEN CONSUMES ہے۔ اس طرح MAMMALION HEART سے ۱ء۲ سے لیکر ۱ء۸ آکسیجن PER GRAM PER HOUR آرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے جو کہ ورزش کے دوران ۲ سے لے کر 4cc تک ہو جاتا ہے۔ دل کے سکڑنے کی حالت کو SYSTOLE اور آرام کی حالت کو DIASTOLE کہتے ہیں۔ سکڑتے وقت جو ENERGY خرچ ہوتی ہے وہ آرام کی حالت میں RESTORE یا بحال ہو جاتی ہے۔ یہ چند حقائق دل کے کام کرنے کے سلسلہ میں عرض کئے ہیں۔

موجودہ سائنس تو انسانی دل کو صرف ایک پمپنگ مشین ہی سمجھتی ہے مگر قرآن پاک کے مطابق انسانی دل اس سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ نہ صرف یہ کہ دل انوار الٰہیہ کے نزول کا مقام ہے۔ بلکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو کہ سینوں کے اندر ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں۔"

اسی طرح سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء امام الاتقیاء والاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ میں ہے۔ "جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے اگر ٹھیک ہو تو سب ٹھیک اگر خراب یا غلط ہو جاوے تو سب خراب"۔ اور فرمایا کہ "یہ لوتھڑا دل ہے"۔

عام محاورہ میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص بڑا شیر دل ہے۔ کوئی نہیں کہتا کہ شیر دماغ ہے۔ اسی طرح دریادِل بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محبت کے جذبات اور رحم کے جذبات بھی دل کی طرف ہی منسوب ہوتے ہیں۔ بعض علوم بھی اور بعض پیشے بھی کہا جاتا ہے سینہ بہ سینہ چلتے ہیں۔ یہ نہیں کہا جاتا کہ دماغ بادماغ چلتے ہیں۔

روزمرہ کے تمام مشاہدہ کی بات ہے کہ اچانک کوئی خوشی یا غمی کی خبر سن کر بھی سینہ کے اندر دل میں ہی کوئی عجیب سی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ دماغ میں نہیں۔ اور دل کی حرکت عام طور پر تیز ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق دل ہی زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ موجودہ سائنس جب مزید ترقی کرے گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اسی نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوں گے کہ سینوں میں رکھے ہوئے دل ہی انسانی جسم میں سب سے اہم ہے اور انوارِ الٰہیہ کا مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کے علم میں برکت اور ترقی دیوے اور اس حقیقت کو مزید ثابت کرنے کی توفیق دیوے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

مبارک احمد ظفر

محترم مولانا عبد الرحمٰن مبشّر صاحب

محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشّر فاضل جو کہ مترجم قرآن مجید اور متعدد کتب کے مصنف ہونے کے ناطہ سے ایک مشہور شخصیت تھے ۸۲ سال بھرپور زندگی گذارنے کے بعد مورخہ ۴، ۵ نومبر ۱۹۹۰ء کی درمیانی شب کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔

پیدائش اور ابتدائی تعلیم

آپ ۲۴؍اگست ۱۹۰۸ء میں بستی رانجھا ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں ۱۹۱۴ء میں سکول داخل ہوئے۔ ۱۹۱۸ء میں ان کے والدین فوت ہو گئے تو کسمپرسی کی حالت میں ترکِ وطن کر کے حافظ نور محمد صاحب اہلِ حدیث کے مدرسہ میں دینی تعلیم کے لئے پہنچے۔ پھر حافظ نور محمد صاحب کی معیت میں ۱۹۲۰ء میں اپنے برادرِ کلاں مولوی عبدالرزاق صاحب کے ساتھ مدرسہ حمیدیہ (اہلِ حدیث) دہلی جاکر داخل ہوئے۔ قرآن مجید وہیں ختم کیا۔ اسکے بعد مدرسہ فریدیہ میں ۱۹۲۶ء تک کچھ عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۲۷ء کے آخر میں ملتان چھاؤنی کے دفتر میں ملازمت اختیار کر لی۔

پھر ملتان ہی میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم منشی عبدالواحد صاحب سارٹر اور مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر کے ذریعے قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اواخر ۱۹۳۰ء میں والدِ محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر فاضل سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کی تحریک پر قادیان دارالامان آ گئے۔ یہاں کچھ عرصہ دفتر نظارت دعوۃ (ت) میں کام کیا۔ پھر جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ اور ۱۹۳۵ء میں مولوی فاضل ۱۹۳۷ء میں مبلغین کلاس کا امتحان پاس کیا۔ اسی دوران آپ کی شادی قادیان میں ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی بیٹی فرخندہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

جب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو مدرسہ احمدیہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا تو آپ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مبشر صاحب نے مدرسہ احمدیہ میں دینیات اور عربی مدرس کی حیثیت سے ۱۹۴۴ء تک کام کیا۔ ۱۹۴۴ء میں ہی قادیان میں ایک مکتبہ بشاراتِ رحمانیہ کے نام سے قائم کیا۔ اس عرصہ میں متعدد تربیتی اور تعلیمی کتب تصنیف و تالیف کرنے کی آپ کو سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم کے بعد آپ اپنے وطن ڈیرہ غازی خان واپس آکر سکونت پذیر ہوئے۔

قادیان سے واپس آنے کے بعد تالیف و تصنیف کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔ کیونکہ تمام کتب خانہ، مسودات، کتابت شدہ کاپیاں غرضیکہ ساری عمر کا اندوختہ نذرِ انقلاب ہو چکا تھا۔ لہٰذا ڈیرہ غازیخان آکر کپڑے کی دوکان کر لی۔ ۱۹۵۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ (اللہ آپ سے راضی رہے)۔ کی تحریک پر تالیف و تصنیف کا کام دوبارہ شروع کیا۔ حضرت میاں صاحب نے آپ کو فرمایا تھا

" تالیف و تصنیف کا کام جماعت میں جاری رہنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ انسانی جسم میں دورانِ خون"

چنانچہ آپ نے حضرت میاں صاحب کے فرمان کے مطابق نہایت نامساعد حالات کے باوجود دوبارہ سلسلہ تالیف و تصنیف کا کام شروع کر دیا سب سے پہلے بشاراتِ رحمانیہ جلد دوم شائع کی۔ جس کا مقدمہ حضرت میاں صاحب نے لکھا۔ مقدمہ کے الفاظ پیش خدمت ہیں۔

" چند سال ہوئے مولوی عبدالرحمان صاحب مبشر امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں نے ایک کتاب بشاراتِ رحمانیہ قادیان سے شائع کی تھی۔ یہ کتاب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ثابت ہوئی۔ اور اکثر اصحاب نے میرے پاس اس کی تعریف کی ہے۔ اور جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اس کے ذریعہ ہدایت پائی۔ اب اس کتاب یعنی بشاراتِ رحمانیہ کی جلد دوم شائع ہو رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر اپنی اس کتاب میں بہترین مواد جمع کر کے سلسلے کی اعلیٰ خدمات بجا لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اور حافظ و ناصر رہے"

لہٰذا مولوی صاحب موصوف حضرت میاں صاحب کی نصائح اور ارشاد کی تعمیل میں تادمِ آخر قلمی میدان میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب کی دعاؤں سے آپ کے کام میں ہر جہت سے برکت دی۔ بشاراتِ رحمانیہ جلد دوم کے بعد خدا تعالےٰ نے آپ کو مکمل قرآن مجید مترجم بطرزِ جدید۔ (پانچ پانچ سیپاروں پر مشتمل) کی چھ جلدیں شائع کرنے کی توفیق عطا کی جو کہ مقبولِ خاص و عام ہو چکی ہیں مولوی صاحب نے قرآنِ کریم مترجم کے علاوہ انیس ۱۹ کتب تصنیف کی ہیں۔ آپ کی آخری کتاب جو کہ آپ نے اپنی شدید بیماری کے دوران مکمل کر کے شائع کروائی ہے وہ "عالمگیر برکات مامورِ زمانہ" ہے۔ اسکے علاوہ بیماری کے دوران آپ نے بیشمار خطوط اور پمفلٹ موجودہ حالات اور وقت کی ضرورت کے مطابق لکھے اور کثیر دوستوں کی خدمت میں ارسال کئے۔ سابقہ حکومتوں کے سربراہوں کو ملکی اور قومی مفاد کے پیشِ نظر اپنے قیمتی مشوروں سے آگاہ کرتے رہے۔ جنکے جواب بھی آپ کو شکریے کے ساتھ موصول ہوتے رہے۔ آپ کافی عرصہ تک ڈیرہ غازی خاں کے امیر ضلع بھی رہے۔ آنمکرم صرف ایک اچھے مصنف ہی نہیں تھے۔ بلکہ ایک مقرر اور مناظر بھی تھے۔ کئی مناظروں میں شرکت کا بھی آپ کو شرف حاصل ہے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو جہاں دلکش صورت عطا کی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی نہایت خوشکن آواز سے بھی نوازا ہوا تھا۔ قرآن کریم نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۴۴ء میں آپ کو جناب قائدِ اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ آپ کو ڈیرہ غازی خاں میں نابیناؤں کے ایک تربیتی سکول کے لئے ۱۵۔ ہزار روپے کی گرانٹ منظور کرانے کی بھی توفیق ملی۔

قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر کے بابرکت دور میں آپ کو ساتویں ضخیم تصنیف یعنی "عالمگیر برکات مامورِ زمانہ" شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اس سے قبل مندرجہ ذیل چھ کتابیں شائع ہو چکی تھیں۔

(۱) دلائل قاطعہ (۲) واقعات شیخ العجم سیّد عبداللطیف صاحب (کابل)۔ (۳) اظہارِ حقیقت دربارہ عقائد احمدیت (۴) فیضِ مہدی دوراں۔ (۵) عظمت و حرمت کلمہ طیبہ۔

آپ اپنی بیماری کے دوران دعائیہ خطوط بڑی باقاعدگی کے ساتھ حضورِ اقدس کی خدمت میں ارسال کرتے رہے۔ اور ہر نئی کتاب جب شائع کرواتے تو سب سے پہلے حضورِ اقدس کی خدمت میں اسکی کاپی ارسال کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے محبت بھرے دعائیہ خطوط نے مولوی صاحب کو غیر معمولی ہمت و طاقت عطا کر دی تھی۔ ان میں سے حضور کے ایک خط کی تحریر پیشِ خدمت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔

" آپ کا خط موصول ہوا۔ اللہ آپ کی عمر و صحت میں برکت دے اور آپ جیسے نافع وجود سے بہتوں کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ آپ۔۔ ..... بڑے عزم اور حوصلہ کے ساتھ بیماری کی پرواہ کئے بغیر پیغام پہنچانے پر کمربستہ ہیں۔ (اللہ آپ کو احسن جزا دے) آپ کا یہ جذبہ قابلِ تقلید ہے "جوابی تعاقب" کے بارے میں جو خواب آپ نے لکھی ہے وہ بڑی مبارک ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو "سنتوا" کو عظیم الشان کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ اس پمفلٹ کو یہاں بھی تقسیم کر دیا ہے اور دشمنوں کو بھی بھجوایا ہے۔ (اللہ نے چاہا تو) وسیع پیمانہ پر اس کی اشاعت ہوگی۔ اللہ آپ کو دینی و دنیاوی حسنات سے نوازے اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ عرصہ قبل ایک لٹریچر کمیٹی تشکیل فرمائی تھی ازراہِ شفقت مولوی صاحب کو بھی ممبر نامزد فرمایا تھا۔

آخر وہ زندگی کا لمحہ بھی آگیا۔ جو سب کے لئے مقدر ہے۔ مولوی صاحب کا قیمتی وجود ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا۔ بیت مبارک میں مورخہ ۵ نومبر ۹۰ء کو بعد نماز عصر مولانا دوست محمد صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں کثیر احباب نے شرکت کی اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے دعا کرائی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی بیوہ اور اولاد کو اور تمام لواحقین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان سب کو آپ کے نیک نمونہ کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور محترم مولوی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۹۳۵ میں ممتاز کوثر بنت فضل محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱/۴۰ دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱/۱/۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) زیورات طلائی ۷ تولہ مالیتی ۲۳۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس

باقی صہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا:۔ مکرمہ شمسہ عاصم صاحبہ کی والدہ محترمہ بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار ایم اے بشیر صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی آنکھ کا آپریشن ۴ مارچ کو فضلِ عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ محترمہ طاہرہ ملک صاحبہ (اہلیہ آغا طاہر احمد خانصاحب ماڈل ٹاؤن لاہور) کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم خان عبداللہ خالصاحب بعارضہ بلڈ پریشر اور جوڑوں کے درد سے صاحبِ فراش ہیں۔ ان کی اہلیہ کو معدہ کی تکلیف ہے۔

○ مکرم بلال احمد صاحب رند کی نانی جان عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب کو سانس کی تکلیف ہے۔

○ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب بوجہ شوگر اور بخار بیمار چلی آرہی ہیں۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب شاہد کی خوشدامن صاحبہ کا فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم مرزا لال محمد خوشدل صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۲۳ ٹی ڈی اے/بی عرصہ دو سال سے دمہ کی مرض میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم محمد الیاس صاحب ولد محمد شریف صاحب چک ۳۱۴ ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو بخار کی وجہ سے بعض عوارض لاحق ہوگئے ہیں۔

احبابِ کرام سے ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

سانحہ ارتحال:۔ محترمہ طیبہ بشیر صاحبہ ڈرگ روڈ کراچی اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے والد مکرم بابو عنایت اللہ صاحب مختصر علالت کے بعد ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو وفات پاگئے۔ پسماندگان میں بیوہ، چار لڑکیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔

۔ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب انچارج سول ہسپتال بھوانہ کے والد محترم چوہدری خلیل احمد صاحب ولد ماسٹر نواب الدین صاحب دارالعلوم غربی موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں مؤرخہ ۲۱/۲/۹۱ کو وفات پاگئے۔ آپ جوانی سے تہجد گذار اور مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ جماعت کے عہدیدار رہے۔ جلسہ سالانہ لندن اور قادیان میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بیوہ کے علاوہ آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا واقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں زیرِ تعلیم ہے۔

احباب سے ان کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ نکاح:۔ مکرم محمد جمیل صاحب ناصر ابن مکرم مجید احمد صاحب ساکن چک ۱۵۱ ضلع میرپور خاص کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ جمیل صاحبہ بنت مکرم جمیل احمد خان صاحب آف کنری کے ساتھ مکرم عبدالخالق سونگی صاحب مربیٔ سلسلہ احمدیہ کنری نے مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۱ء کو مبلغ چھ ہزار ۔/۶۰۰۰ روپے حق مہر پر کنری میں پڑھا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو فریقین کے لئے مبارک کرے۔

تقریبِ شادی:۔ مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب استاد جامعہ احمدیہ کی شادی ۱۳ فروری ۹۱ء کو عزیزہ امۃ الرافع باجوہ صاحبہ بنت مکرم غلام باری باجوہ صاحب دارالبرکات ربوہ کے ساتھ قرار پائی بارات مرالہ ضلع گجرات سے ربوہ آئی۔

مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے اس موقعہ پر دس ہزار روپے حق مہر پر اعلانِ نکاح کیا اور رخصتانہ کے موقع پر حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ ۱۴ فروری کو مرالہ ضلع گجرات میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواستِ دعا ہے۔

ختمِ قرآن:۔ عزیز نوید اسلام طاہر ابن عزیزہ مبشر احمد صاحب طاہر مقیم جرمنی نے بعمر ساڑھے پانچ سال قرآن مجید ختم کیا ہے۔ اس خوشی میں بیوت الذکر میں مبلغ یکصد روپے ادا کرکے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ (وکیل المال اول)

ضرورت ہے

ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ کو ایک جونیئر کلرک (میٹرک پاس) کی ضرورت ہے۔ امیدواران اپنی درخواستیں معہ مکمل کوائف درج ذیل پتہ پر ۱۰ مارچ ۱۹۹۱ء تک بھجوا دیں۔

سیکرٹری ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ

گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک A 2853 صدر انجمن احمدیہ، جماعت احمدیہ رحیم یار خان سے گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو نظارت مال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ نیز اس رسید بک پر کسی دوست کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔

(ناظر مال آمد ربوہ)

ضرورت چوکیداران

رات کی چوکیداری کے لئے چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب تجربہ اور قابلیت ہوگی۔ ربوہ سے باہر کے افراد کو اپنی رہائش اور طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ صحت مند اور مستعد خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر محلہ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۱۴ مارچ تک مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔ انٹرویو ۲۲ مارچ بروز جمعہ صبح نو بجے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ (پاکستان) ربوہ میں ہوگا۔ (مہتمم مقامی۔ ربوہ)

خادم بیت الذکر کی ضرورت

جماعت احمدیہ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کو بیت الحمد کے لئے خادم کی فوری ضرورت ہے۔ صحت مند، معمولی تعلیم اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ صدر صاحب / امیر صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ امیر صاحب جماعت احمدیہ واہ کینٹ 16 - ۳ آفیسرز کالونی سے رابطہ کیا جائے۔ معقول مشاہرہ اور رہائش (بغیر فیملی) مہیا کی جائے گی۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد واہ کینٹ

پتہ درکار ہے:۔ مکرم فضل الٰہی صاحب ولد چوہدری محمد الٰہی صاحب ساکن اسلامیہ پارک علامہ اقبال روڈ لاہور کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کے بارہ میں جانتے ہوں یا وہ خود پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اُس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ممتاز کوثر بنت فضل محمد صاحب ۲۱/۴۰ دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حبیب الرحمن بابر وصیت نمبر ۲۴۵۸۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اسماعیل اسلم صاحب صدر موصیان دارالیمن وسطی

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے گھر سے نکلا تھا خدا کے ہاتھ میں دل تھا خدا نے زاویہ بدل دیا دل کا۔ وہ جو دشمن تھا وہ عاشقِ زار بن گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف میں کسریٰ کا سونے کا ایک زیور ایک صحابیؓ کے ہاتھ میں دیکھا۔ آپؐ کے بعد جب مالِ غنیمت آیا تو وہ بھی آگیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا پہنو۔ انہوں نے کہا مردوں کو تو سونا پہننا منع ہے۔ انہوں نے کہا پہننے ہو یا نہیں۔ مَیں نے تو کشف کو ظاہری طور پر بھی پورا کرنا ہے۔ خدا کی شان ہے یہ۔ اپنا کچھ نہیں رہا۔ پھر ہر سانس جو تھا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں لیا جا رہا تھا۔ تو یہ انقلاب آتے ہیں دنیا میں۔ بعض کہتے ہیں کہ جی ہم تھوڑے ہیں، ہم طاقت میں نہیں۔ ٹھیک ہے کون کہتا ہے طاقت ہے؟ یہ کون کہتا ہے تعداد زیادہ ہے ہماری، کون کہتا ہے ہمارے پاس حکومتیں ہیں۔ کون کہتا ہے ہمارے پاس دنیا کے خزانے ہیں۔ کون کہتا ہے ہمارے پاس سارے ہیرے اور جواہرات ہیں۔ کوئی نہیں کہتا۔ لیکن میں ایک چیز کہتا ہوں اگر تم خدا کے ہو گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے۔ جو تمام خزانوں کا مالک ہے۔ اس کے بعد کسی اور چیز کی تمہیں ضرورت نہیں!"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ مئی ۱۹۷۹ء)

"استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے۔ نیز استغفار کلید ترقیات ہے۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب وخواتین نے توسیع اشاعت کیلئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم منیر احمد صاحب اظہر ربوہ	۱۰۰۔۰۰ روپے
۲۔ محترمہ محمودہ رفعت صاحبہ بیگم محمد رفیع ناصر صاحب ربوہ	۱۰۰۔۰۰ ،،
۳۔ مکرم محمد آصف مسعود صاحب ابن کیپٹن محمد عبداللہ صاحب ملتان کینٹ	۳۰۰۔۰۰ ،،
۴۔ مکرم میاں عبداللطیف شاہ صاحب کراچی	۱۰۰۔۰۰ ،،
۵۔ مکرم سید ناصر احمد صاحب کراچی	۲۰۰۔۰۰ ،،
۶۔ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۱۰۰۔۰۰ ،،
۷۔ محترمہ بی بی امۃ الحمید صاحبہ بذریعہ مکرم رشید احمد چغتائی صاحب ربوہ	۱۰۰۔۰۰ ،،
۸۔ مکرم محمود میاں صاحب کینیڈا	۱۸۰۔۰۰ ،،
۹۔ مکرم مرزا فضل الرحمن صاحب ٹورنٹو کینیڈا	۴۰۰۔۰۰ ،،
۱۰۔ مکرم حکیم ظفر احمد صاحب اوکاڑہ	۱۰۰۔۰۰ ،،
۱۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ	۱۰۰۔۰۰ ،،
۱۲۔ مکرم ملک حمید احمد صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور شہر	۲۰۰۔۰۰ ،،
۱۳۔ مکرم میاں غلام رسول صاحب میرک ضلع اوکاڑہ	۵۰۔۰۰ ،،
۱۴۔ مکرم میاں غلام مصطفیٰ صاحب میرک ضلع اوکاڑہ	۵۰۔۰۰ ،،
۱۵۔ مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب ریلوے روڈ ربوہ	۵۰۔۰۰ ،،
۱۶۔ مکرم پروفیسر محبوب الٰہی صاحب بہاولپور شہر	۱۰۰۔۰۰ ،،
۱۷۔ مکرمہ ایم محمودہ نیر صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب بہاولپور شہر	۲۰۰۔۰۰ ،،
۱۸۔ مکرمہ ناصرہ خالدہ صاحبہ اہلیہ مکرم میجر خالد اکبر صاحب بہاولپور شہر	۱۰۰۔۰۰ ،،
۱۹۔ مکرم بریگیڈیئر ریٹائرڈ ملک عبدالرحمن صاحب بہاولپور شہر	۴۰۰۔۰۰ ،،
۲۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بہاولپور شہر	۲۰۰۔۰۰ ،،
۲۱۔ مکرمہ اہلیہ چوہدری ظہور اسلم صاحب بہاولپور شہر	۱۰۰۔۰۰ ،،
۲۲۔ مکرم این اے راشد صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ	۲۰۰۔۰۰ ،،
۲۳۔ مکرم رشید احمد صاحب ربوہ	۵۰۔۰۰ ،،
۲۴۔ مکرم شیخ محمد وسیم صاحب ۲۲/۱ دارالنصر غربی ربوہ	۱۰۰۔۰۰ ،،
۲۵۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نتھے عالی گوجرانوالہ	۱۰۰۔۰۰ ،،
۲۶۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ ناصر آباد ربوہ	۱۰۰۔۰۰ ،،
۲۷۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب حنیف برائے محمود احمد سرور دارالعلوم وسطی ربوہ	۵۰۔۰۰ ،،
۲۸۔ محترمہ طلعت نصیر صاحبہ ربوہ	۵۸۰۔۰۰ ،،
۲۹۔ محترمہ غزالہ منصور صاحبہ بذریعہ محمد یحییٰ صاحب لاہور	۱۰۰۔۰۰ ،،
۳۰۔ مکرم چوہدری انوار الحق صاحب ٹورانٹو کینیڈا بذریعہ احمد دین صاحب	۱۰۰۔۰۰ ،،
۳۱۔ جماعت احمدیہ عمر کوٹ تھرپارکر (عبداللہ خان)	۵۰۔۰۰ ،،
۳۲۔ محترمہ سعیدہ رضوانہ بخاری صاحبہ میراں والی ضلع سیالکوٹ	۵۰۔۰۰ ،،
۳۳۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ	۱۰۰۔۰۰ ،،
۳۴۔ محترمہ شاہدہ قدسیہ صاحبہ منڈی بہاؤالدین	۳۰۰۔۰۰ ،،
۳۵۔ محترمہ شہناز کرامت صاحبہ بذریعہ مسز یحییٰ صاحبہ صدر لجنہ فیصل آباد شہر	۵۰۰۔۰۰ ،،
۳۶۔ مکرم چوہدری ایم امجد صاحب فیصل آباد	۱۰۰۔۰۰ ،،

(مینیجر الفضل ربوہ)

آپ کا اپنا کمپوزنگ سنٹر
کتب، رسالہ جات، میگزین کی اردو انگلش کمپوزنگ بذریعہ کمپیوٹر اعلیٰ کوالٹی میں کروانے کے لئے تشریف لاویں۔
• پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین ہے۔
سلور لنگ کمپوزنگ سنٹر
فون ۸۶۹۸۸۷
رضیہ محل ۲/۱ رائل پارک۔ لاہور

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ سید قائم علی شاہ کی درخواست ضمانت انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے مسترد کر دی ہے ان کو ۲۸ مارچ تک جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا ہے۔ ان کو جیل میں اے کلاس دینے سینیٹ کے الیکشن میں ووٹ کا حق استعمال کرنے اور جیل میں وکلاء سے ملاقات کی اجازت ہو گی۔

○ پاکستان عراقی فوجوں کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگیں صاف کرنے میں مدد دے گا۔ یہ بات وفاقی وزیر محنت نے بتائی انہوں نے مزید کہا کہ کویت کی تعمیر نو کے لئے ڈیڑھ لاکھ پاکستانی بھیجے جائیں گے ایک امریکی کمپنی نے ایک لاکھ کارکن مانگے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ کرپشن کے خلاف جہاد کا آغاز پٹواری سے نہیں کمشنر سے ہو گا۔

○ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں ریٹائر کئے گئے ۶۸ افسران کو دوبارہ اعلیٰ عہدوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ ان میں ۸ افراد کی تعداد ۶۰ سال سے زائد ہے جن کو توسیع دے کر دوبارہ ملازمت میں لے لیا گیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ کویت میں ٹھیکے ملنے کی باتیں کرنے والوں کو شرم آنی چاہیئے مسلمان بادشاہ آمر اور استعمار کے گماشتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پچاس ہزار بیرل تیل کے وعدوں پر شادیانے بجانے والے یہ نہیں جانتے کہ یہ مراعات عالم اسلام کے لئے تباہی کا باعث ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر مشرق وسطیٰ کے دس روزہ دورے پر سعودی عرب پہنچ گئے ہیں۔ وہ کئی عرب ملکوں کا دورہ کر کے خلیج کے مسئلے پر پائیدار امن کی بات چیت کریں گے۔

○ عراق نے ۴۰ مزید صحافیوں اور دو ہزار کے قریب کویت کے شہریوں کو رہا کر دیا ہے۔ عراق کی افواج ان شہریوں کو شہر سے جاتے ہوئے قیدی بنا کر ساتھ لے گئیں تھیں۔ ان افراد نے شدید ظلم وستم کی باتیں بتائی ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے پناہ گزینوں کے ہائی کمشنر پرنس صدرالدین آغا خان جو خلیج میں انسانی ہمدردی کے تحت بھیجی جانے والی امداد کے لئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نمائندے تھے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ کویت میں تیل کے کنوؤں کی آگ بجھانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں کنوؤں کے ارد گرد کے علاقوں کو بارودی سرنگوں اور دیگر دھماکہ خیز مواد سے صاف کیا جائے گا۔ امریکی ماہرین نے سب سے بڑا مسئلہ صحرائی پانی کی عدم دستیابی کو قرار دیا ہے۔

ڈیفنس سوسائٹی میں پہلی بار
ماسٹر واچ کمپنی اینڈ ویڈیو فنکشن
ریکارڈنگ کیلئے تشریف لائیں
گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین
پتہ: ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲
5۔ سنی پلازہ مین بولیوارڈ
ڈیفنس سوسائٹی روڈ۔ لاہور

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھرا کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

پتہ